بڑی سیاسی جماعتوں کے رہنما ملک کو مزید بحرانوں کا شکار کرنے کے بجائے عوام کے مسائل پر توجہ دیں ۔ الطاف حسین

ملک سنگین معاشی بحرانوں میں مبتلا اور عوام طرح طرح کے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں لیکن بڑی سیاسی جماعتوں کے رہنما مسائل سے لاتعلق ہوکر صدر مشرف کے مواخذے اور معزول ججوں کی بحالی کی فکر میں مبتلا ہیں

عوام کا مسئلہ صدر کا مواخذہ یا ججز کی بحالی نہیں بلکہ غربت ومہنگائی، بیروزگاری، لوڈشیڈنگ اور لاقانونیت ہے

ایم کیو ایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ میں ایم کیو ایم کے مختلف تنظیمی ونگز اور شعبہ جات کے ارکان سے گفتگو

لندن ۔۔۔7 اگست 2008ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ ملک سنگین معاشی واقتصادی مسائل اور بحرانوں میں مبتلا ہے اور عوام غربت ومہنگائی سمیت طرح طرح کے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں لیکن ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں کے رہنما ان مسائل سے لاتعلق ہوکر صدر مشرف کے مواخذے اور معزول ججوں کی بحالی کی فکر میں مبتلا ہیں۔انہوں نے بڑی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے گزارش کی ہے کہ ملک کو مزید بحرانوں میں مبتلا کرنے کے بجائے غریب عوام کے مسائل پر توجہ دیں۔انہوں نے ان خیالات کا اظہار ایم کیو ایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ میں پاکستان سے آنے والے ایم کیو ایم کے مختلف تنظیمی ونگز اور شعبہ جات کے ارکان سے گفتگو کرتے ہوئے کیا جن میں پنجابی پختون آرگنائزنگ کمیٹی (PPOC)، اندرون سندھ تنظیمی کمیٹی، شعبہ خواتین، الیکشن سیل اور شعبہ اطلاعات کے ارکان شامل تھے۔

اجلاس سے اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ آج ملک کو اندرونی وبیرونی خطرات کا سامنا ہے جو اس بات کا تقاضہ کررہا ہے کہ ملک کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں متحد ہوکر ملک کو درپیش خطرات وقدرتی آفات وحادثات کا مقابلہ کرنے کیلئے بھرپور اتحاد کا مظاہرہ کریں۔انہوں نے کہا کہ آج ملک کی 98 فیصد آبادی غربت وفاقہ کشی کا شکار ہے، مہنگائی آسمان سے باتیں کررہی ہے اور لوگ فاقہ کشی سے مجبور ہوکر خودکشی کررہے ہیں، معاشی صورتحال بہت خراب ہے، اسٹاک ایکسچینجز زوال پذیر ہیں، ملک میں بیروزگاری اور لاقانونیت اپنے عروج پر ہے، فاٹا اور صوبہ سرحد کی سنگین صورتحال سے ہر ذی شعور آگاہ ہے، بلوچستان کی صورتحال بھی نازک ہے، سندھ میں طالبانائزیشن کی سازش ہورہی ہے، ہر شخص پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے یہاں تک کہ لوگ نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں اور ہر آدمی یہ محسوس کررہا ہے کہ حکومت کی گورننس کہیں نظر نہیں آرہی ہے۔دوسری طرف ملک کا ایک تہائی رقبہ طوفانی بارشوں اور سیلاب کی آفت کا شکار ہے، لاکھوں گھر صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہیں، ان کی عمر بھر کی جمع پونجی سیلاب کا شکار ہوگئی ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت اور ارباب اختیار کو ان مسائل کا شکار عوام کی طرف ہنگامی بنیادوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے اور ان کی مشکلات میں کمی کرنا چاہیے لیکن انتہائی افسوسناک بات یہ ہے کہ بڑی بڑی سیاسی جماعتوں اور انکے ساتھ شریک دیگر جماعتوں کے رہنما عوام کے ان مسائل سے اس طرح غافل ہیں جیسے ان کا پاکستان کے موجودہ مسائل سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر ان کا تعلق ہے تو صرف یہ کہ صدر مشرف کا مواخذہ ہوجائے اور ججز کی بحالی ہوجائے۔ان رہنماؤں کو نہ عوام کی بھوک نظر آتی ہے، نہ طوفان سے تباہ ہونے والے لوگ اور نہ ہی ملک کو درپیش اندرونی وبیرونی خطرات ۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ آج سارا زور اس بات پر لگایا جارہا ہے کہ کونسی چیز آئینی ہے اور کونسی چیز غیر آئینی ہے اور صدر آئینی ہیں یا غیر قانونی۔انہوں نے کہا کہ میں کوئی آئینی یا قانونی ماہر نہیں ہوں لیکن میں ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے تمام چھوٹی بڑی سیاسی جماعتوں اور انکے ماہرین سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اگر صدر مشرف غیر آئینی ہیں تو اصولی طور پر ان کی صدارت میں ہونے والے تمام انتخابات بھی غیر آئینی ہیں، ان انتخابات کے تحت وجود میں آنے والی اسمبلیاں بھی غیر آئینی ہیں، اس طرح صدر مملکت یا ان کے نامزد کردہ گورنر سے وزارت کا حلف اٹھانا بھی غیر آئینی ہے لہٰذا اس اصول کے تحت صدر مشرف کے مواخذے کے ساتھ ساتھ غیر آئینی عمل کے مرتکب ہونے والے سیاسی رہنماؤں کا بھی مواخذہ ہونا چاہیے۔

جناب الطاف حسین نے کہا کہ ٹی وی کے اینکرز اور ان کے پروگراموں میں شریک ہونے والے سیاسی تجزیہ نگاروں سے سوال کیا کہ اگر صدر کا وجود غیر آئینی ہے، ان کا 12 اکتوبر 1999ء کا اقدام غیر آئینی تھا تو اس وقت سپریم کورٹ اور ہائیکورٹس کے جن ججز نے صدر مشرف کے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا تھا وہ بھی غیر آئینی ہیں۔انہوں نے کہا کہ آج تک کوئی میرے اس سوال کا جواب نہیں دے سکا کہ اگر 3 نومبر 2007ء کو صدر مشرف کے دوسرے پی سی او کے تحت حلف لینے والے ججز غیر آئینی وغیر قانونی ہیں تو 12 اکتوبر 99ء کو صدر مشرف کے پہلے پی سی او کے تحت حلف لینے والے ججز آئینی وقانونی کس طرح ہوسکتے ہیں؟ انہوں نے مزید کہا کہ یا تو دونوں پی سی او صحیح ہیں اور اگر غلط ہیں تو پھر دونوں پی سی او غلط ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ اگر صدر غیر آئینی ہیں تو ان سے حلف لینے والے تمام ججز حتیٰ کہ صدر سے حلف لینے والے موجودہ وزراء بھی غیر آئینی ہیں۔ جناب الطاف حسین نے بڑی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے گزارش کی کہ وہ ملک کو مزید بحرانوں کا شکار کرنے کے بجائے غریب عوام کے مسائل پر توجہ دیں، سیلاب سے متاثرہ افراد اور فاقہ کشی کا شکار عوام کو فوری امداد دینے پر توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی چار ماہ کی کارکردگی اور پالیسیوں کی وجہ سے ملک کی

50 فیصد صنعتیں بند ہوگئی ہیں، اربوں ڈالر ملک سے باہر منتقل ہو چکے ہیں، صنعتکار اور تاجر برادری انتہائی پریشانی کا شکار ہے لہٰذا ان مسائل پر فوری توجہ دینے اور ملک کی بگڑتی ہوئی معاشی واقتصادی صورتحال کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ دن بدن بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے غریب آدمی ایک وقت کی روٹی بمشکل کھا پاتا ہے، بہت سے غریبوں کو ایک وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہے اور وہ مسلسل فاقہ کشی سے تنگ آکر اپنے بچے فروخت کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں مگر عوام کے ان مسائل پر کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ محبّ وطن عوام ان باتوں پر ضرور توجہ دیں گے اور حکمرانوں سے پوچھیں گے کہ ہمارا مسئلہ صدر کا مواخذہ یا ججز کی بحالی نہیں بلکہ ہمارا مسئلہ پیٹ کا مسئلہ ہے، غربت ومہنگائی کا مسئلہ ہے، بیروزگاری کا مسئلہ ہے، لوڈشیڈنگ اور لاقانونیت کا مسئلہ ہے۔ جناب الطاف حسین نے وزیراعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ اور صوبائی وزیر داخلہ ذوالفقار مرزا کی جانب سے سندھ خصوصاً کراچی میں بڑھتی ہوئی طالبانائزیشن سے انکار کا ذکر کرتے ہوئے رابطہ کمیٹی کو ہدایت کی کہ وہ وزیراعلیٰ سندھ اور صوبائی وزیر داخلہ سے ملاقات کرکے انہیں کراچی میں طالبانائزیشن کے بارے میں تمام دستیاب ثبوت وشواہد پیش کریں۔ جناب الطاف حسین نے سیلاب کی تباہ کاریوں پر متاثرہ عوام سے دلی افسوس کا اظہار کیا اور سیلاب میں جاں بحق ہونے والوں کیلئے دعائے مغفرت کی۔ انہوں نے صوبہ سرحد میں طالبان کے ہاتھوں شہید ہونے والے پولیس اور سیکوریٹی فورسز کے افسروں اور جوانوں کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں شہادت کا درجہ عطا کرے اور زخمیوں کو جلد صحتیاب کرے۔ جناب الطاف حسین نے پاکستان سے آنے والے تنظیمی ذمہ داروں پر زور دیا کہ وہ انٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن میں منظّم انداز میں ہونے والے کام کو دیکھیں اور پاکستان جا کر اسی طرح منظّم انداز میں کام کیا جائے

☆☆☆☆☆